میں کون؟

شہزاد الحسن چشتی

میں انسان ہوں۔ انسان ہی پیدا ہوا تھا' اللہ کی فطرت پر۔ بچپن' جوانی اور بڑھاپا' ہر دور میں انسان ہی رہا۔ جسمانی ساخت اور صلاحیتیں وہی رہیں بس ان میں ماحول' حالات اور عمر کے باعث تبدیلیاں ہوتی رہیں۔ اور ہاں' میں انسان ہی مروں گا۔ اس لئے کہ ہر جاندار----- چرند' پرند اور پیڑ پودے ----- سب کو فنا ہونا ہے۔ کل من علیھا فان اور کُلُّ نفسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ۔ پھر میں اپنے رب کے حضور بطور انسان ہی پیش ہوں گا' گذری ہوئی زندگی کے لمحہ بہ لمحہ حساب کے لیے۔ "پھر اس (انسان کی) تقدیر مقرر کی' پھر اس کے لیے زندگی کی راہ آسان کی' پھر اسے موت دی اور قبر میں پھر جب چاہے وہ اسے دوبارہ اٹھا کھڑا کرے۔" (عبس ۸۰: ۱۸۔ ۲۲) اور "وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا' ---------- اور تمھاری صورت بنائی اور بڑی عمدہ بنائی ہے' اور اسی کی طرف آخر کار تمھیں پلٹنا ہے" (التغابن ۶۴: ۱۔ ۳)

مگر میں آیا کہاں سے ہوں؟ کیا بن مانس سے ترقی کرتا کرتا انسان بن گیا ہوں؟ جسمانی ساخت کچھ کچھ بن مانس کی طرح ضرور ہے لیکن گفتار اور عقل میں اور صحیح اور غلط کی تمیز میں اس سے بالکل جدا ہوں۔ اسی لیے حیوان ناطق ہوں' اسی لیے انسان ہوں۔ میری تخلیق خالق کائنات نے بالکل جدا طریقے پر کی ہے۔ سڑے ہوئے گارے سے پیدا ہونے والی مٹی سے میرا پتلا بنایا اور اس میں اپنی روح پھونک کر مجھے جیتا جاگتا انسان بنا دیا۔ "اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا" (الرحمٰن ۵۵: ۳۔ ۴) "اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طرح اگایا" (نوح ۷۱: ۱۷)

"اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی' پھر اس کی نسل ایک ایسے ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح کا ہے' پھر اس کو نک سک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی' اور تم کو کان دیے' آنکھیں دیں اور دل دیے" (السجدہ ۳۲: ۷۔۹) "انسان کو اس نے ٹھیکری جیسے سوکھے سڑے گارے سے بنایا (الرحمٰن ۵۵: ۱۴) "جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا "میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں' پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدے میں گر جاؤ۔" (ص ۳۸: ۷۰۔ ۷۲)

میرے وجود سے میرے رب نے میرے نصف بہتر کو پیدا کیا۔ یوں میرے وجود کی تکمیل ہوئی

اور پھر میری پیدائش کے نئے سلسلے کی داغ بیل ڈالی۔ ''لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے' (النساء ۴ : ۱) ''اور تمھیں (مردوں اور عورتوں کے) جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا'' (النباء ۷۸ : ۸)

اور اب میرا وجود نطفے کا مرہون منت ہے جو میرا رب ہماری (مرد اور عورت کی) پیٹھ اور پیٹ کے درمیان سے پیدا کرتا ہے۔ ''پھر ذرا انسان یہی دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے'' (الطارق ۸۶ : ۷-۴)۔ ''کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟'' (الکہف ۱۸ : ۳۷)

نطفہ ماں کے بیض دان میں بھی جنم لیتا ہے اور باپ کے انثیوں میں بھی۔ ماں کے بیض دان میں کوئی ایک خلیہ ارد گرد کے ماحول سے غذا لے کر پھلتا پھولتا ہے (خلیہ پروٹوپلازم کا وہ ٹکڑا ہے جس سے اینٹوں کی طرح ہر حیاتیاتی وجود کی تعمیر ہوتی ہے۔ ہر خلیہ اپنے اپنے کام کے لیے خصوصی طور پر بنا ہوتا ہے)۔ پھر دو مرحلوں میں تقسیم ہو کر چار خلیے بناتا ہے۔ اس کے مرکزہ میں موجود لون جسمیے (کروموسوم۔ ہر خلیہ میں ان کی مقررہ تعداد ہوتی ہے جو اس نوع کے لیے خاص ہوتی ہے) کی تعداد ۴۶ کی نصف یعنی ۲۳ رہ جاتی ہے۔ ان میں سے صرف ایک لون جسمیہ جو ''X'' کہلاتا ہے زن (مادہ) کی خصوصیات بردار ہوتا ہے۔ لون جسمیے ایک دوسرے سے الجھ کر کیمیاوی مادوں کا تبادلہ کر لیتے ہیں۔ یہی لون جسمیے ہیں جنھیں رب کائنات نے کیمیاوی اجزاء ' ڈی آکسی رائبو نیوکلک ایسڈ (DNA) سے بنایا ہے اور انھی میں ماں کی ساری ذہنی اور جسمانی خصوصیات سمو دی ہیں۔ پیدا ہونے والے چار خلیوں میں سے صرف ایک پھلتا پھولتا ہے ' بقیہ معدوم ہو جاتے ہیں۔ بس ہر ماہ اسی طرح کا ایک خلیہ وجود پاتا ہے اور یہی خلیہ میرا نصف وجود ہے۔ یہ بیض دان سے خارج ہوتا ہے اور بیض نالی میں داخل ہو جاتا ہے اور نالی کے کشادہ حصے میں میرے وجود کے دوسرے نطفے کا منتظر رہتا ہے۔

جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اس کے دونوں بیض دانوں میں چار سو ہزار بیضے بھرے ہوتے ہیں۔ بچی کے بلوغت تک پہنچتے پہنچتے یہ تعداد گھٹ کر دس ہزار رہ جاتی ہے مگر اپنی مادی طبعی عمر کے دوران میں صرف چار سو بیضے خارج ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کی قدرت ہے کہ ہر ۲۸ ویں دن دائیں بیض دان سے ایک بیضہ خارج ہوتا ہے تو پھر ۲۸ دن بعد بائیں بیض دان سے دوسرا بیضہ خارج ہوتا ہے۔ ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ کسی ایک بیض دان سے ایک سے زاید بیضے خارج ہوں یا دونوں بیض دان سے بیک وقت بیضے خارج ہوں۔ اول دن سے ۲۸ ویں دن تک بلکہ اس کے بعد بھی ' اس کی پرورش

دماغ کی زیریں سطح پر موجود بلغمی غدہ، سے اور خود بیض دان سے پیدا ہونے والے ہارمون کے زیر اثر ہوتی ہے۔ یہ ہارمون حوا (ماں) کے جسم میں ماں بننے کی تبدیلیوں کو اجاگر کرتے ہیں اور وہ ماں بننے اور اس کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔

میرے وجود کا دوسرا نطفہ باپ کے انثیون میں موجود باریک باریک نالیوں کی دیواروں میں جنم لیتا ہے۔ ایک ہی وقت میں بے شمار خلیے اردگرد کے ماحول سے غذا لے کر پھلتے پھولتے ہیں۔ دو مرحلوں میں تقسیم ہو کر ہر خلیے سے چار خلیے بن جاتے ہیں۔ خلیے کے مرکزہ میں موجود لون جسمیون کی تعداد، ماں کے لون جسموں کی طرح چھیالیس سے نصف ہو کر ۲۳ رہ جاتی ہے۔ ان میں سے صرف ایک لون جسمیہ یعنی "X" میں "مادہ" کی خصوصیت ہوتی ہیں یا پھر "Y" میں "نر" کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ لون جسمیے اپنی تقسیم کے دوران ایک دوسرے سے الجھ کر کیمیاوی مادوں کا تبادلہ کر لیتے ہیں۔ یہی لون جسمیے ہیں جن میں رب کائنات نے مرد (باپ) کی ساری موروثی خصوصیات سمو دی ہیں۔ ہر چار خلیے منوئے کی مخصوص شکل و صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یعنی سر، درمیانی حصہ اور دم۔ دم کے ذریعے یہ متحرک رہتے ہیں۔ اور انثیون میں محفوظ رہتے ہیں۔ ایک وقت میں تین سو ملین منوئے بھرے ہوتے ہیں اور وقت آنے پر غدہ قدامیہ اور منوی تھیلی سے پیدا شدہ منی رقیق لیس دار مادہ کے ساتھ خارج کر دیے جاتے ہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں یوں کیا گیا ہے: "کیا ہم نے ایک حقیر پانی سے تمھیں پیدا نہیں کیا اور ایک مقررہ مدت تک اسے ایک محفوظ جگہ ٹھیرائے رکھا؟" (المرسلات ۷۷: ۲۰-۲۲)

میرا سارا سراپا نصف ماں کے نطفے میں اور نصف باپ کے نطفے میں ہے اور وہ بھی ڈی این اے کی کیمیاوی شکل میں مرغولوں کی صورت، جو اپنے رب کے حکم سے تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔ باپ کا نطفہ ماں کے رحم میں ٹپکا دیا جاتا ہے۔ "اس نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ایک بوند سے، جب وہ ٹپکائی جاتی ہے" (النجم ۵۳: ۴۷)

تین سو ملین منویے اپنی دم کی ساری قوت سے رحم مادر سے گذر کر ۲۴ گھنٹے سے منتظر ماں کے نطفے کی طرف دوڑ لگاتے ہیں اور ان میں کوئی ایک ماں کے نطفے کی دیواروں کو چھید کر اس کے اندر قیام پذیر ہو جاتا ہے۔ دم باہر گرا دیتا ہے۔ بس اب ماں کا نطفہ کسی اور منویہ کا داخلہ مسدود کر دیتا ہے۔ لہٰذا بقیہ منویے دم کو توڑ دیتے ہیں اور ماں کے جسم کے رحم کی دیواروں میں جذب ہو جاتے ہیں۔ مادہ بردار یا نر بردار جنس والا منویے میں سے جو بھی ماں کے نطفے سے ملتا ہے، بس اسی وقت نر یا مادہ جنس کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مگر بچے میں جنس کے اظہار کا وقت ۹ ہفتے کے بعد ہوتا ہے۔ "اسی نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا ایک بوند سے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے" (النجم ۵۳: ۴۷) "وہ تمھیں اس وقت سے

خوب جانتا ہے جب اس نے زمین سے تمھیں پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ابھی جنین ہی تھے" النجم ۵۳: ۳۲)

میرا سارا وجود ماں کے بیضے اور باپ کے منویے کے باہم دگر ہونے کے باوجود اب بھی صرف ایک خلیے میں سمویا ہوتا ہے 'گو نصف موروثی خصوصیات ماں سے اور نصف باپ سے میرے وجود میں سما جاتی ہیں۔ اب میرے اندر تقسیم در تقسیم کا عمل شروع ہوتا ہے۔ ایک سے دو' دو سے چار' چار سے آٹھ جب چونسٹھ خلیوں پر مشتمل ہو جاتا ہوں تو آہستہ آہستہ لڑھکتے ہوئے رحم مادر پہنچتا ہوں۔ رحم مادر کی دیواریں مجھے اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں اور میں ان سے چپک جاتا ہوں اور پندرہ دن کے اندر اندر گوشت کے لوتھڑے کی صورت ہو جاتا ہوں۔ رب کائنات میرے اور میری ماں کے رحم کی دیواروں کے درمیان ایک آنول کے ذریعے رشتہ جوڑ دیتا ہے اور مشیمہ کے ذریعے یہ رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے۔ میرے گرد ایک مضبوط جھلی پیدا کر دیتا ہے جسے پانی سے بھر دیا جاتا ہے۔ اس طرح نہ صرف میری حفاظت کا انتظام ہوتا ہے بلکہ پانی کے اندر میری نشوونما کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ "پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا تو اسے ایک خفیف سا حمل رہ گیا جسے لیے لیے وہ چلتی پھرتی رہی۔ پھر جب وہ بوجھل ہو گئی تو------------ (الاعراف ۷: ۱۸۹) پہلے میرا وجود گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے' پھر ہڈیاں بنتی ہیں اور ہاتھ پاؤں' آنکھ' ناک وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ "ہم نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا ہے' پھر نطفے سے' پھر خون کے لوتھڑے سے' پھر گوشت کی بوٹی سے جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی ------------ (الحج ۲۲: ۹'۷)۔" ------- پھر اس کو نک سک سے درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی' اور تم کو کان دیے' آنکھیں دیں اور دل دیے-------- (السجدہ ۳۲ : ۹)

اس دوران میری ماں اپنے خون کے ذریعے مجھے غذا اور آکسیجن فراہم کرتی رہتی ہے اور میرے جسم کے گندے مادوں کو اپنے خون میں جذب کر کے باہر خارج کر دیتی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو میرا وجود خطرے میں پڑ جائے۔ ۴۵ دن بعد میرا اصل روپ اور سراپا جو ڈی این اے میں بند تھا' واضح ہو جاتا ہے اور نکھر جاتا ہے اور میں رحم مادر میں بطور جنین (Foetus)' ۳۸ ہفتے تک نشوونما پاتا رہتا ہوں۔ میری ماں میرا بوجھ اٹھائے لیے لیے پھرتی ہے اور خوش ہوتی ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک' اس کا جگر گوشہ بس آیا کہ اب آیا۔ وہ بوجھ اٹھانے کی ساری کلفتیں بھول جاتی ہے۔ وہ دن گنتی رہتی ہے اور اس وقت کے لیے بے چینی سے منتظر رہتی ہے جس دن مجھے اس دنیائے آب و گل میں آنکھیں کھولنا ہیں۔ اور وہ وقت بھی آ جاتا ہے۔ ماں کے پیڑو میں سخت درد کی لہریں اٹھتی ہیں۔ وہ چیخ چیخ اٹھتی ہے۔ مگر اس کی چیخیں جلد ہی خوشی و انبساط میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ رحم مادر کی دیواروں

کے سخت تشنج سے میرے گرد کی جھلی پھٹتی ہے، اردگرد کے پانی کے ساتھ ہی میں سر کے بل دنیائے آب وگل میں وارد ہوجاتا ہوں۔ منہ سے چیخ مارتا ہوں۔ یہ چیخ کر رونا میرے لیے ضروری ہے کیونکہ اس کے ساتھ ہی اللہ رب العزت میرے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کر دیتا ہے اور میں سانس لینا شروع کر دیتا ہوں۔ اب بھی ماں کے رحم کی دیواروں کے ساتھ آنول سے جڑا ہوتا ہوں، اس کو کاٹ کر مجھے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر ماں جو ابھی چند لحوں پہلے درد کی شدت سے چیخ وچلا رہی تھی، بے چین تھی، پرسکون ہوجاتی ہے۔ مجھے دیکھ کر مسکراتی ہے اور شدت جذبات میں مجھے اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے اور میں آہستہ آہستہ اپنی ماں کی چھاتی سے چمٹ جاتا ہوں اور دودھ کی چسکیاں بھرنے لگتا ہوں؛ جس کی تعلیم میرے رب نے اس وقت دے دی تھی جب مجھے وجود بخشا گیا تھا۔ "ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں ایک وقت خاص تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تم کو ایک بچے کی صورت نکال لاتے ہیں (پھر تمھیں پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو" (الحج ۲۲: ۵)

کیا تو کفر کرتا ہے اس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟ (الکہف ۱۸: ۳۷)

نیک خواہشات کے ساتھ
منجانب

TATA TEXTILE MILLS LTD. Ph: (H.O.):242-6761 (3 LINES)
ISLAND TEXTILE MILLS LTD (DIR)2426202Fax:2417710
SALFI TEXTILE MILLS LTD LANDHI :7738228, Fax 7738637,
TATA ENERGY LTD KOTRI :870932, 870979,
8,8TH FLOOR, TEXTILE PLAZA 870237 Fax 870260
M.A.JINNAH ROAD MUZAFFAR GARH:32062Fax:32662
KARACHI - 74000 MOB:0342 335814
PAKISTAN. HOME: (KAR) 4542090/4547515